بچالیا۔

گزشتہ دس بارہ سال کا تجربہ بھی اس کا گواہ ہے کہ عدلیہ کے فیصلوں میں اب شریعت اور اس کے احکام و قوانین پر زیادہ کھل کر بحث ہو رہی ہے اور مسلمان فقہاء کی آراء سے استشہاد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک مثبت عمل ہے اور اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔

یہاں اس بات کا اظہار بھی ضروری ہے کہ ہماری رائے میں کسی قانون کے شریعت کے خلاف ہونے کے بارے میں فیصلہ کا اختیار موجودہ حالات میں 'فیڈرل شریعت کورٹ یا عدالت عالیہ (ہائی کورٹ ' سپریم کورٹ) تک محدود کرنا قرینِ حکمت ہے۔ یہی موقف سینٹ میں پاس شدہ بل میں اختیار کیا گیا تھا اور ہم اسے موجودہ ایکٹ سے رونما ہونے والی پوزیشن کے مقابلہ میں واضح سمجھتے ہیں ۔ ہماری نگاہ میں اس مسئلہ پر حکومت اور پارلیمنٹ کو غور و فکر جاری رکھنا چاہیے۔ اور جتنا جلد ممکن ہو ترمیم کے ذریعہ اس پوزیشن کو واضح کردینا چاہیے ۔ البتہ جب چند سالوں کے تجربہ سے 'اور عدالتی نظام میں ہر سطح پر دین کا علم رکھنے والے لوگوں کے شامل ہوجانے سے ' صورت حال بہتر ہوجائے تو پھر دائرہ کو وسیع کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ آخر بارہ تیرہ سو سال تک مسلمانوں کے نظامِ قضاء میں نچلی اور اعلیٰ دونوں سطح کے قاضی ہی ان امور پر فیصلہ کرتے رہے ہیں اور کبھی ذہنی خلفشار کی صورت پیدا نہیں ہوئی ۔ اگر کہیں فیصلہ میں خطا ہوئی ہے تو جلد ہی اسکی اصلاح بھی اسی نظام کے اندر ہو گئی ہے' اور یہی راستہ فکری اور عملی ترقی کا راستہ ہے۔

ضروری اطلاع

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر نومبر ۹۱ء کا شمارہ بروقت شائع نہ ہو سکا' چنانچہ نومبر ۹۱ء اور دسمبر ۹۱ء کا مشترکہ شمارہ شائع کیا گیا' اس شمارے کی ضخامت بھی دوگنی تھی۔

مذکورہ اشاعت کو شمارہ نومبر' دسمبر ۹۱ جلد ۱۱۶ عدد ۳ '۴ تصور کیا جائے۔

منیجر

ماہنامہ' ترجمان القرآن لاہور